ڈاکٹر اختر نواز ملک کے نام

پیغامِ محبت کے مفاہیم سِکھا کر
الفاظ کے دِیوان طبیعت میں بسا کر
اختر تھا میرا دِل جسے ویران کر گیا
وہ کیا گیا کہ غنچہ بیابان کر گیا

چہرے پہ تبسم تھا جو آنکھوں میں نمی تھی
نفرت کی تمازت کی بس اِک اُس میں کمی تھی
رُتبے میں سبھی ایک ہیں، اعلان کر گیا
وہ کیا گیا کہ غنچہ بیابان کر گیا

گفتار تھی ملبوس جو اشعار میں اس کی
چہکار بھی محروم تھی اظہار سے اس کی
جو غم میں بسی یاس کو مُسکان کر گیا
وہ کیا گیا کہ غنچہ بیابان کر گیا

ہر فن کی سیادت پہ گیا بات یہ سکھلا
گر ماہرِ فن ہے تو اُسے ہار کہ دکھلا
ہارے ہوئے کو صاحبِ میدان کر گیا
وہ کیا گیا کہ غنچہ بیابان کر گیا

رہتا فراخ دل تھا وہ تقسیم کیلئے
ہر وقت میسر تھا وہ تعلیم کیلئے
پونجی تمام اپنی ہمیں دان کر گیا
وہ کیا گیا کہ غنچہ بیابان کر گیا

اِک طرزِ تغافل تھا کہ جذبات کا سیلاب
جب ڈھیر لگی راکھ پہ بُنتا تھا کئی خواب
کم نظر اماموں کو پرِیشان کر گیا
وہ کیا گیا کہ غنچہ بیابان کر گیا

باتوں میں حلاوت تھی جو چہرے پہ دمک تھی
سب رُوح کے تابع تھی جو لہجے کی تمک تھی
ہر حرفِ تصنّع کو وہ ایمان کر گیا
وہ کیا گیا کہ غنچہ بیابان کر گیا

ہے سعد سے بھی اُس کی وفا،ایک کہانی
دُشوار ہے معانی سے غزل ایک بنانی
جاتے نہ مِلا، ہجر کو عنوان کر گیا
وہ کیا گیا کہ غنچہ بیابان کر گیا